محرم میں شادی!

غلام مصطفی ظہیر امن پوری

نکاح مسنون عمل ہے۔کسی بھی مہینے اور وقت میں منعقد کیا جا سکتا ہے۔محرم میں شادی کرنا بھی جائز ہے،قرآن وحدیث میں اس کی ممانعت وارد نہیں ہوئی۔

بعض لوگ شوال میں نکاح کرنا درست نہیں سمجھتے تھے،تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کے رد میں فرمایا:

تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ، وَبَنٰى بِي فِي شَوَّالٍ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّي؟

''رسول اللہ ﷺ نے شوال میں میرے ساتھ شادی کی،میری رخصتی بھی شوال میں ہوئی،تو ازواج رسول میں سے وہ کونسی بیوی ہے،جو مجھ سے زیادہ خوش نصیب اور آپ ﷺ کی نظر میں زیادہ پسندیدہ تھی۔''

(صحیح مسلم : 1423)

علامہ محمد امین المعروف ابن عابدین شامی (1252ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ فِي الْبَزَّازِيَّةِ : وَالْبِنَاءُ وَالنِّكَاحُ بَيْنَ الْعِيدَيْنِ جَائِزٌ وَكُرِهَ الزِّفَافُ، وَالْمُخْتَارُ أَنَّهٗ لَا يُكْرَهُ لِأَنَّهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

تَزَوَّجَ بِالصِّدِّيقَةِ فِي شَوَّالٍ وَبَنٰى بِهَا فِيهِ .

''فتاویٰ بزازیہ میں ہے: عیدین کے درمیان نکاح کرنا اور رخصتی کرنا جائز ہے، البتہ زفاف کو ناپسند کیا گیا ہے، جبکہ مختار قول یہ ہے کہ وہ بھی ناپسندیدہ نہیں، کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ سے شوال میں نکاح کیا تھا اور شوال ہی میں رخصتی ہوئی تھی۔''

(فتاویٰ شامی:3/8)

جس طرح شوال میں شادی نہ کرنا جاہلی رسم تھی، اسی طرح محرم میں نکاح کو ناجائز سمجھنا بھی جاہلیت کی رسم ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محرم میں نکاح کرنے کے فلاں فلاں نقصانات ہیں، ان کی بات بے دلیل ہے۔

اگر کوئی کہے کہ محرم میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی ہے، تو شاید ہی سال کا کوئی دن ایسا ہو، جس میں کوئی شہادت یا بڑا حادثہ رونما نہ ہوا ہو، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے پہلے ان کے والد گرامی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی، آپ کے بھائی حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی۔ اسلام کی تاریخ شہادتوں سے لبریز ہے۔ کتنے ہی انبیا شہید کر دیئے گئے۔ کیا ہر ایک کے یوم شہادت کو نکاح کرنا ممنوع قرار دیا جائے گا؟

محرم میں شادی نہ کرنا روافض کی بدعت ہے۔ جو اہل سنت میں جاری کر دی گئی ہے۔ آج بھی کئی سنی محرم یا یوم عاشوراء کو نکاح کرنا درست نہیں سمجھتے۔ کسی جائز عمل کو کسی مخصوص وقت میں ناجائز قرار دینا دین میں مداخلت ہے۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو جس عمل کو اہل بدعت وضلال کسی وقت کے ساتھ ممنوع کہہ دیں، تو ان کی مخالفت میں اس وقت وہ عمل کرنا ضروری ہو جاتا ہے، تا کہ ان کا رد ہو جائے اور عوام الناس کو مسئلہ سمجھ آ جائے۔

علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (656ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ هٰذَا النَّوْعِ كَرَاهَةُ الْجُهَّالِ عِنْدَنَا الْيَوْمَ عَقْدَ النِّكَاحِ فِي شَهْرِ الْمُحَرَّمِ، بَلْ يَنْبَغِي أَنْ يُتَيَمَّنَ بِالْعَقْدِ وَالدُّخُولِ فِيهِ، تَمَسُّكًا بِمَا عَظَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مِنْ حُرْمَتِهٖ، وَرَدْعًا لِّلْجُهَّالِ عَنْ جَهَالَاتِهِمْ.

''ہمارے یہاں کے جہلا جو محرم کے مہینے میں نکاح کو ناپسند کرتے ہیں، یہ بھی اسی نوع سے ہے۔ بلکہ نکاح اور زفاف کے لیے بطور برکت اسی مہینے کو اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ اللہ اور اس کے رسول نے اس مہینے کو حرمت کے ساتھ عظمت بخشی ہے اور اسی طرح (محرم میں شادی کر کے) جہلا کو اپنی جہالتوں سے (عملی طور پر) باز رکھا جا سکے گا۔''

(المُفهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم: 124/4)